صَفَر میں نحوست نہیں

صفحات 17

- مالدار ہونے کا نُسخہ 04
- صَفَر کا آخری بُدھ 09
- تیرہ تیزی کچھ نہیں 08
- اَصل نحوست 11

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صَفر میں نُحوست نہیں

دُعائے عطّار

یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ: ”صفر میں نحوست نہیں“ پڑھ یا سُن لے اُس کی دنیا و آخرت میں آفتوں اور مصیبتوں سے حفاظت فرما اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہو گا۔“[1]

نبی کے عاشقوں کی عید ہو گی عید محشر میں — کوئی قدموں میں ہو گا کوئی سینے سے لگا ہو گا

ترے دامانِ رحمت کی کُھلے گی حشر میں وُسعت — وہ آ آ کر چھپے گا جو گنہگار اور بُرا ہو گا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب — صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”صَفَر“ کہنے کی وجہ

اسلامی سال کا دوسرا مہینا صَفَرُ الْمُظَفَّر ہے۔ لفظ ”صَفَر“ تین حُروف کا مجموعہ ہے عربی زَبان چونکہ بہت وسیع ہے اس میں ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہوتے ہیں، اہلِ لغت نے صَفَر کے کئی معانی بیان کیے ہیں جن میں سے ایک معنیٰ خالی ہونا بھی ہے۔

---

1 ... ترمذی ج2 ص27 حدیث484، دار الفکر بیروت

2 ... وسائل بخشش، ص183، مکتبۃ المدینہ کراچی

آیئے! اسی مناسبت سے ماہِ صَفَر کو "صَفَر" کہنے کی چند وجوہات ملاحظہ کیجئے:

(1) اہلِ عرب کا معمول تھا کہ وہ ماہِ صَفَر شُروع ہوتے ہی جنگ وجَدَل اور سفر کے ارادے سے اپنے گھروں سے نکل جاتے جس کی وجہ سے ان کے گھر خالی رہ جاتے تھے، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے: صَفِرَ الْمَکَان (یعنی مکان خالی ہوگیا)۔[3]

(2) صَفَر کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ اس مہینے میں اہلِ عرب قبائل کے خلاف چڑھائی کرتے اور انہیں بے سروسامان (Without Possessions) کردیتے تھے۔[4]

(3) اس مہینے میں اہلِ عرب "صفریہ" نامی شہر میں جاکر کھانے پینے کی چیزیں جمع کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے گھر خالی ہوجاتے تھے۔[5]

ماہِ صَفَر کے دیگر نام

اہلِ عرب ماہِ صفر المظفر کو ناجِر اور صفرُ الثانی بھی کہا کرتے تھے۔ علامہ جلالُ الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 911ھ) فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں مُحَرَّم کا کوئی معروف نام نہیں تھا بلکہ اسے اور صفر دونوں کو صفَرَین کہا جاتا تھا۔ اہلِ عرب ربیعُ الاوّل، ربیعُ الثانی اور جمادَی الاُولیٰ، جمادَی الاُخریٰ کی طرح ان دونوں مہینوں کو بھی صفرُ الاوّل اور صفرُ الثّانی کہتے تھے۔[6] ماہِ صفر چونکہ بابرکت مہینا ہے اسی وجہ سے اسے صفرُ المُظفّر (کامیابی والا) اور صفرُ الخَیر (بھلائی والا) بھی کہا جاتا ہے۔

3... تفسیر ابن کثیر، التوبۃ، تحت الآیۃ: 36 ج4ص129، دار الکتب العلمیۃ بیروت

4... لسان العرب ج1ص2204، مؤسسۃ الاعلمی بیروت

5... عمدۃ القاری ج7ص110 تحت الحدیث: 1564، دار الفکر بیروت

6... المزھر فی علوم اللغۃ ج1ص300، دار الکتب العلمیۃ بیروت

دورِ جاہلیت میں اس مہینے کے ساتھ سلوک

اہلِ عرب کا معمول تھا کہ وہ زمانۂ جاہلیت (The age of ignorance) میں حرمت والے مہینوں کو مقدّس و محترم جاننے کے باوجود جنگ وجِدال (یعنی لڑائی جھگڑے) سے باز نہ آتے اور حیلہ سازی (یعنی دھوکے بازی) سے کام لیتے ہوئے ایک مہینے کی حرمت ختم کرکے دوسرے مہینے کو محترم قرار دیتے، محرّم کی حرمت صفر کی طرف ہٹاکر محرّم میں جنگ جاری رکھتے اور محرّم کے بجائے صفر کو ماہِ حرام بنالیتے اور جب اس سے بھی تحریم ہٹانے کی حاجت ہوتی تو اس میں بھی جنگ حلال کرلیتے اور ربیعُ الاوّل کو ماہِ حرام قرار دیتے۔ اس طرح یہ تحریم سال کے تمام مہینوں میں گھومتی اور ان کے اس طرزِ عمل سے حرمت والے مہینوں کی تخصیص ہی باقی نہ رہی۔ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے حَجَّةُ الْوَداع میں اعلان فرمایا کہ نَسِیْء کے مہینے گئے گزرے ہوگئے، اب مہینوں کے اوقات کی حکمِ خداوندی کے مطابق حفاظت کی جائے اور کوئی مہینا اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جائے۔[(7)]

صفرُ المُظفَّر کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ صفر بھی سال کے دیگر مہینوں کی طرح ایک بابرکت مہینا ہے لہٰذا اس مہینے میں بھی گناہوں سے بچتے ہوئے خوب خوب نیک اعمال کیجئے، نفلی روزوں کا اہتمام کیجئے، نوافل اور ذکر و درود کی کثرت کیجئے اور صفر المظفر سے متعلق ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم سے جو اَوراد و وَظائف منقول ہیں ان پر عمل کیجئے اِنْ شَآءَ الله اس کی برکت سے ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی، چنانچہ

7...تفسیر خازن، التوبة، ج2ص237-238، مصر

پہلی رات کے نوافل

ماہِ صفر کی پہلی رات میں نمازِ عشا کے بعد ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون (قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) 15 مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ) 11 مرتبہ پڑھے اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) 15 بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) 15 مرتبہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد چند بار اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پڑھے۔ پھر 70 مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ پاک اس کو بڑا ثواب عطا فرمائے گا اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔[8]

رِزْق میں بَرَکت

جو کوئی ماہِ صفر کے آخری بدھ کو سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ، سورۂ وَالتِّیْنِ، سورۂ نصر (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) اور سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ) اَسّی اَسّی بار پڑھے اس مہینے کے ختم ہونے سے پہلے اِنْ شَآءَ اللہ وہ غنی ہو جائے گا۔[9]

جواہرِ خمسہ میں ہے: اس کی عمر دراز (Life extend) کر دی جائے گی۔[10]

حاجی سے دُعائے مغفِرت کروائیے

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: حج کرنے والا مغفرت

8...راحت القلوب فارسی، ص61

9...لطائف اشرفی، 2/231، مکتبہ سمنانی کراچی

10...جواہر خمسہ، ص20، کوئٹہ

یافتہ ہے اور حاجی ذُوالْحِجَّۃِالْحَرام، محرّمُ الحرام، صفرُالمظفّراور ربیعُ الاوّل کے 20دنوں میں جس کے لئے استغفار کرے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔[11]

ایامِ بِیض کے روزوں کے فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اس مبارک مہینے میں نفلی عبادت اور تلاوتِ قرآن کی کثرت کے ساتھ ساتھ ہمت کرکے تین نفلی روزے رکھنے کا بھی اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ روزہ رکھنے کے بے شمار دینی اور دنیوی فوائد ہیں۔لہٰذا تمام مہینوں کی طرح ماہِ صفر میں بھی ایامِ بِیض (یعنی چاند کی تیرہ(13)، چودہ(14) اور پندرہ(15)) تاریخوں کے روزے رکھنے کی کوشش کریں کیونکہ سفر ہو یا حَضَر (یعنی حالتِ اقامت) ہمیشہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہر مہینے ان تین دنوں کے روزے نہ صرف خود رکھتے بلکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کو بھی اس کی ترغیب دلاتے تھے۔ آیئے! ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کی فضیلت پر تین احادیثِ مبارکہ پڑھئے اور عمل کا جذبہ بیدار کیجئے، چنانچہ

(1) حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کیلئے ڈھال (Shield) ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنّم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔[12]

(2) حضرت سیِّدُنا جَریر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے، نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

---

11 ... احیاء العلوم ج1ص323، دار صادر بیروت

12 ... ابن خزیمہ ج3ص301حدیث2125، المکتب الاسلامیہ بیروت

ہر مہینے میں تین دن یعنی تیرہویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے ساری زندگی کے روزوں کے برابر ہیں۔(13)

(3) نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی کو دُور کرتے ہیں۔(14)

صفرُ المُظفَّر سے متعلق بے بنیاد باتیں

صفرُ المظفّر جیسے بابرکت مہینے سے متعلق بہت سی بے بنیاد باتیں مشہور ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں اہلِ عرب محض اپنے باطل خیالات کی وجہ سے اسے مَنحوس خیال کرتے تھے۔ جیسا کہ علامہ بدرُ الدین عینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:855ھ) فرماتے ہیں: دورِ جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) ماہِ صفر کے بارے میں لوگ اس قسم کے وہمی خیالات (Sceptical thoughts) بھی رکھا کرتے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، اسی وجہ سے وہ لوگ ماہِ صفر کے آنے کو منحوس (Ominous) خیال کیا کرتے تھے۔(15) نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صفرُ المظفَّر کے بارے میں ان کے وہمی خیالات کو باطِل قرار دیتے ہوئے فرمایا: ''لَاصَفَرَ'' یعنی **صفر کچھ نہیں**۔(16)

مُحقِّق علی الاِطلاق حضرت علّامہ مولانا شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1052ھ) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: عوام اسے (یعنی صفر کے مہینے کو)

13... نسائی ص396 حدیث2417، دار الکتب العلمیۃ بیروت

14... مسند امام احمد ج9 ص36 حدیث23132، دار الفکر بیروت

15... عمدۃ القاری ج7 ص110 تحت الحدیث1564 مفہوماً

16... بخاری ج4 ص24 حدیث5707، دار الکتب العلمیۃ بیروت

بلاؤں، حادثوں اور آفتوں کے نازل ہونے کا وَقْت قرار دیتے ہیں، یہ عقیدہ باطِل ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔[17]

ماہِ صَفَرُ المظفّر اور ہمارا معاشرہ

اس ترقّی یافتہ دور میں بھی ماہِ صفرُ المظفّر میں نُحوست سے متعلّق لوگوں کے غلط نظریات ختم نہیں ہوئے بلکہ جیسے ہی اس بابرکت مہینے کی آمد ہوتی ہے تو نُحوست کے وہمی تصورات کے شکار بعض نادانوں کی جانب سے اس پاکیزہ مہینے سے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیوں پر مشتمل پیغامات پھیلائے جاتے ہیں اور اس ماہ کو انتہائی منحوس تصوّر کیا جاتا ہے کہ ❁ اس مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے نقصان کا خطرہ ہے، ❁ سفر کرنے سے بچنا چاہئے ایکسیڈنٹ کا اندیشہ ہے، ❁ شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رخصتی نہ کریں کہ اس سے گھر برباد ہونے کا امکان ہے، ❁ ایسے لوگ بڑا کاروباری لین دین نہیں کرتے، ❁ گھر سے باہر آمد و رفت میں کمی کر دیتے ہیں اس گمان کے ساتھ کہ آفات نازل ہو رہی ہیں، ❁ اپنے گھر کے ایک ایک برتن کو اور سامان کو خوب جھاڑتے ہیں، ❁ اسی طرح اگر کسی کے گھر میں اس ماہ میں میت ہو جائے تو اسے منحوس سمجھتے ہیں ❁ اور اگر اس گھرانے میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی نسبت طے ہوئی ہو تو اس کو توڑ دیتے ہیں۔

صفر کو منحوس سمجھنا جہالت ہے

صدرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت

---

17 ... اشعۃ اللمعات ج3 ص664، کوئٹہ

نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس (یعنی نُحوست والی) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ (18)

یادرکھئے! اس قسم کے نظریات سَراسَر شریعت کے خلاف ہیں، ہمیں ان سے توبہ کرنی چاہیے۔ اسلام میں ہرگز ہرگز نہ کوئی مہینا، نہ دن اور نہ کوئی تاریخ منحوس ہے بلکہ ہر مہینا، دن، تاریخ اللہ پاک کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور اس نے ان میں سے کسی کو نحوست والا نہیں بنایا۔ ہمیں خود بھی ان وہمی خیالات سے بچنا چاہیے اور اگر کسی کو ان باتوں میں مبتلا پائیں تو اس کی اصلاح کیلئے کوشش بھی کرنی چاہیے۔

کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی، کردے
شعور و فکر کو پاکیزگی عطا یارب (19)

"تیرہ تیزی" کی شرعی حقیقت

صفرُالمظفّر کے پورے مہینے سے متعلق نحوست کا تصور تو عام ہی ہے بالخصوص اس کی ابتدائی تیرہ تاریخوں اور اس مہینے کے آخری بدھ کے بارے میں بھی بہت سی خلافِ شریعت باتیں مشہور ہیں مثلاً ابتدائی تاریخوں میں گُھنگُنِیاں (چنے یا گندم) اُبال کر نیاز (Conveying of reward) دلائی جاتی ہے۔ مخصوص تعداد میں سورۂ مُزّمّل کا ختم کروایا جاتا ہے۔ ساحلِ سمندر پر آٹے کی گولیاں بنا کر مچھلیوں کو ڈالی جاتی ہیں۔ ان

18... بہار شریعت حصہ16 ج3 ص659، مکتبۃ المدینہ کراچی

19... وسائل بخشش ص78

سب باتوں کے پیچھے لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ ماہِ صفر میں جو آفات وبَلیّات نازل ہوتی ہیں ان کاموں کو کرنے سے یہ بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ یاد رہے مصیبتیں و آزمائشیں اللہ پاک کی طرف سے آتی ہیں اوران کیلئے کوئی دن یا مہینا مخصوص نہیں بلکہ جس کے حق میں جو آزمائش لکھی جاچکی ہے وہ اسے پہنچ کر رہتی ہے اب چاہے صفر کا مہینا ہو یا سال کے دیگر مہینے نیز یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ قرآن خوانی یا نیاز فاتحہ کرنا ایک مستحب کام ہے اور ہر طرح کے رِزْقِ حلال پر ہر ماہ کی کسی بھی تاریخ کو کسی بھی وقت دلوائی جاسکتی ہے لیکن محض وہم کی بنا پر یہ سمجھ لینا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دلائی گئی اور چنے اُبال کر تقسیم نہ کیئے گئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متاثر ہو گا یا گھر والے کسی مصیبت کا شکار ہو جائیں گے یہ نظریہ محض بے بنیاد ہے۔

صفر کا آخری بدھ اور نحوست

ابتدائی تیرہ تاریخوں کے علاوہ ماہِ صفرُ المظفّر کے آخری بدھ کے بارے میں بھی بہت سی غلط باتیں مشہور ہیں جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے کہ ماہِ صفر کا آخری چہار شنبہ (یعنی بدھ کا دن) ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں، پوریاں (Puris) پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرض شِدّت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع (جھوٹی) ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں

اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں۔[20]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ماہِ صفر کے آخری بدھ کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: چہار شنبہ (یعنی بدھ کا دن منانا) محض بے اصل۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَم[21]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض لوگ صفر کے آخری چہار شنبہ کو خوشیاں مناتے ہیں کہ مَنحوس شہر (یعنی نحوست والا مہینا) چل دیا یہ بھی باطل ہے۔[22]

ماہِ صفر اور اسلامی تعلیمات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان روایات کو پڑھ کر صفرُ المظفّر کو منحوس سمجھنے کا وہم دل سے نکل جانا چاہئے اگر ہمارے دل و دماغ میں کبھی اس طرح کے وسوسے آئیں تو ان کی طرف توجّہ نہ دیں بلکہ اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔

رُوحُ البیان میں ہے: صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقت کو منحوس سمجھنا دُرست نہیں، تمام اوقات اللہ پاک کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وقت میں بندۂ مومن اللہ پاک کی اطاعت و بندگی میں مشغول ہو وہ وَقت مُبارَک ہے اور جس وَقت میں اللہ پاک کی نافرمانی کرے وہ وَقت اس کے لئے منحوس ہے۔ **درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔**[23]

20... بہار شریعت حصہ 16 ج 3 ص 659

21... فتاویٰ رضویہ ج 22 ص 240، رضا فاؤنڈیشن لاہور

22... مراٰۃ المناجیح ج 6 ص 257، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

23... تفسیر روح البیان، التوبۃ ج 3 ص 428، دار احیاء التراث العربی بیروت

اصل نُحوست گُناہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ماہِ صَفَرُ الْمظفَّر سے متعلّق عوام میں پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں کا حقیقت سے دور دور تک کوئی تعلّق نہیں بلکہ یہ محض وہمی خیالات اور علمِ دِین سے دوری کا نتیجہ ہے۔ درحقیقت نحوست تو گناہوں میں ہے اب چاہے وہ صفر کے مہینے میں کیے جائیں یا سال کے کسی بھی مہینے میں ان کا ارتکاب کیا جائے، کیونکہ نحوست کو کسی خاص زمانے جیسے صفر المظفر وغیرہ کے ساتھ خاص سمجھنا تو بِالکل غَلَط ہے، سب زمانہ اللہ پاک کا پیدا کردہ ہے، اسی میں آدمیوں کے افعال ہوتے ہیں، چنانچہ جس زمانے کو بندۂ مومن اللہ پاک کی فرمانبرداری میں لگائے وہ زمانہ اس کے لئے برکت والا ہے اور جس زمانے کو بندہ اللہ پاک کی نافرمانی میں گزارے وہ اس کے لئے نحوست کا زمانہ ہے۔ نحوست دراصل اللہ پاک کی نافرمانی میں ہے۔[24]

ہائے! نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھرمار ہے
بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں مغفرت فرما الٰہی! تو بڑا غفار ہے[25]

صَفَر کے متعلّق وہمی خیالات کو کیسے دور کریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وہم اور بدشگونی دونوں ہی بے حد مُہلک اَمراض ہیں مگر ایسا بھی نہیں کہ ان سے پیچھا چھڑانا دشوار ہو، اگر ہم اللہ پاک کی ذات اور اس کی رحمت پر بھروسا رکھیں اور بدشگونی کے اسباب پر غور کرتے ہوئے عِلاج شُروع

24...لطائف المعارف ص83، المکتبۃ العصریۃ بیروت

25...وسائلِ بخشش، ص478،479

کر دیں تو اس مرض سے چھٹکارا مل سکتا ہے، آیئے! اس بارے میں کچھ اسباب اور ان کے علاج ملاحظہ کیجئے اور ان پر عمل کی بھی کوشش کیجئے چنانچہ

(1) بدشگونی کا پہلا سبب اِسلامی عقائد سے لاعلمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اللہ پاک کی لکھی ہوئی تقدیر پر اعتقاد رکھتے ہوئے یہ ذہن بنالیجئے کہ ہر بھلائی، بُرائی اللہ پاک نے اپنے علمِ اَزلی کے مُوافق مقدّر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے عِلْم سے جانا اور وہی لکھ دیا۔ اب اگر ماہِ صفر یا کسی بھی دن یا مہینے میں کوئی مصیبت آئے گی تو ہمارا پہلے سے ذہن بنا ہو گا کہ یہ مصیبت و پریشانی میری تقدیر میں لکھی ہوئی تھی نہ کہ کسی چیز کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

(2) بدشگونی (bad-omen) کا دوسرا سبب توکُّل یعنی اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسانہ ہونا بھی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جب دل میں کسی چیز کے بارے میں کوئی وہم پیدا ہو تو ربِّ کریم پر توکُّل کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ یہ خیال دل سے جاتا رہے گا۔

(3) بدشگونی کا تیسرا سبب اس کی ہلاکت خیزیوں اور نقصانات سے بے خبری ہے کہ بندہ جب کسی چیز کے نقصان سے ہی باخبر نہیں ہے تو اس سے بچے گا کیسے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ احادیثِ مبارکہ اور اقوالِ بزرگانِ دین کی روشنی میں بدشگونی کی ہلاکت خیزیوں اور نُقصانات کا مطالعہ کیجئے اور ان پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کیجئے۔

(4) بدشگونی کا چوتھا سبب نیک شگون اختیار نہ کرنا یا نیک شگون اختیار کرنے میں توجّہ نہ دینا اور اس کی بنیادی معلومات کا نہ ہونا بھی ہے۔ بُرے شگون پر عمل کرنے سے چونکہ شریعت منع فرماتی ہے اور نیک شگون لینا شرعاً مستحب ہے۔ تو بُرے شگون سے

بچنے کیلئے نیک شگون لینے کی عادت بنائی جائے۔

بد شگونی دور کرنے کا ایک طریقہ ذکر واذکار اور وظائف کی کثرت بھی ہے۔ اس کا علاج بتاتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اس قسم (یعنی بد شگونی وغیرہ) کے خطرے وَسوسے جب کبھی پیدا ہوں اُن کے واسطے قرآنِ کریم وحدیث شریف سے چند مختصر وبے شُمار نافع (فائدہ دینے والی) دعائیں لکھتا ہوں انہیں ایک ایک بار خواہ زائد (یعنی ایک سے زیادہ مرتبہ) آپ اور آپ کے گھر والے پڑھ لیں۔ اگر دل پختہ ہو جائے اور وہ وہم جاتا رہے تو بہتر ورنہ جب وہ وَسوَسہ پیدا ہو ایک ایک دفعہ پڑھ لیجئے اور یقین کیجئے کہ اللہ ورسول کے وعدے سچّے ہیں اور شیطان مَلْعُون کا ڈرانا جُھوٹا۔ چند بار میں بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ پاک کی مدد سے) وہ وَہم بالکل زائل (یعنی ختم) ہو جائے گا اور اَصلاً (بالکل) کبھی کسی طرح اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ وہ دُعائیں یہ ہیں:

(1) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ (ترجمۂ کنز الایمان: اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز۔(پ4، آل عمرٰن: 173))

(2) اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ (یعنی اے اللہ! تیری فال فال ہے اور تیری ہی خیر خیر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔[26]

کتاب "بدشگونی" کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بد شگونی کے متعلّق معلومات حاصل کرنے اور اس

26... فتاویٰ رضویہ، 29/645 مختصراً

مُوذی مرض سے چھٹکارا پانے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی 126 صفحات پر مشتمل کتاب **"بدشگونی"** کا مطالعہ کیجئے۔ اللہ پاک توفیق دے تو زَہے نصیب! زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیم بھی کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَفر کے مہینے میں پیش آنے والے چند تاریخی واقعات

☆صفر المظفر پہلی ہجری میں حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور خاتونِ جنت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔(الکامل فی التاریخ ج۲ص۱۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت) ☆صفر المظفر سات ہجری میں مسلمانوں کو فتحِ خیبر نصیب ہوئی۔(البدایۃ والنہایۃ ج۳ص۳۹۲، دار الفکر بیروت) ☆سیفُ اللہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عاص اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طلحہ عبدری رضی اللہ عنہم نے صفر المظفر آٹھ ہجری میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔(الکامل فی التاریخ ج۲ص۱۰۹) ☆مدائن (جس میں کسریٰ کا محل تھا) کی فتح صفر المظفر سولہ ہجری ہی کے مہینے میں ہوئی۔(الکامل فی التاریخ ج۲ص۳۵۷)

کیا اب بھی آپ صفر کو منحوس جانیں گے؟ ہر گز نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمّد

اُمِّ عطار

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی امی جان ایک نیک اور پرہیز گار خاتون تھیں۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے بڑے بھائی کی وفات کے تھوڑے ہی عرصے بعد 17 صفر المظفر 1398ھ میں آپ کی پیاری پیاری امی جان انتقال فرما گئیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ امی جان کا شبِ جُمعہ انتقال ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کلِمۂ طَیِّبہ اور اِستِغفار پڑھنے کے بعد زَبان بند ہوئی۔ غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت روشن ہوگیا تھا۔ زمین کے جس حصے پر روح قَبض ہوئی، وہاں کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے اس حصّہ میں جس میں انتقال ہوا تھا، طرح طرح کی خوشبوؤں کی لَپٹیں آتیں۔ میں نے تیجے والے دن صبح کے وقت چند گلاب کے پھول لاکر اپنے ہاتھ سے امی جان کی قبر پر چڑھائے جو شام تک تقریباً تروتازہ رہے۔ یقین جانیے! اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں نے کبھی گلاب کے پھولوں میں ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ اَب تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔

آپ دامت برکاتہم العالیہ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ سب پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غلامی کا صدقہ ہے، جس پر بھی سرکار مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی اور مہکی مہکی نَظَرِ کرم ہوجاتی ہے، وہ ظاہری و باطنی خوشبوؤں سے مَہکنے لگتا ہے اور پھر اس کی خوشبو سے ایک عالم مہک اٹھتا ہے۔

چاہے خدا تو پائیں گے عشقِ نبی میں خلد نِکلی ہے نامۂ دلِ پُرخوں میں فالِ گل

(حدائقِ بخشش)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی امی جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا پر اللہ کریم

کا کتنا کرم ہے کہ ان کی وفات کلِمۂ طَیِّبَہ اور اِستِغفار پڑھنے کے بعد ہوئی۔ اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عظمت نشان ہے: ”جس کا آخرِ کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (یعنی کَلِمۂ طَیِّبَہ) ہو، وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔“

(ابو داؤد ج۳ص۲۵۵حدیث۳۱۱۶، دار احیاء التراث العربی بیروت)

اُن کی تربت پہ بارش ہو انوار کی ‏ ‏ ‏ مولا رُتبہ بڑھا اُمِّ عطار کا
تیرا گھر خدمتِ دیں کا مرکز بنا ‏ ‏ ‏ ہم پہ احسان ہے تیرے عطار کا

اللہ رَبُّ العزّت کی ان پر رحمت ہو اوراِن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	ماہِ صَفَرُ الْمظفّر اور ہمارا معاشرہ	7
”صَفَر“ کہنے کی وجہ	1	صفر کو منحوس سمجھنا جہالت ہے	7
ماہِ صفر کے دیگر نام	2	”تیرہ تیزی“ کی شرعی حقیقت	8
دورِ جاہلیت میں اس مہینے کے ساتھ سلوک	3	صفر کا آخری بدھ اور نحوست	9
صفرُ المُظفَّر کیسے گزاریں؟	3	ماہِ صفر اور اسلامی تعلیمات	10
پہلی رات کے نوافل	4	اصل نُحوست گناہ ہے	11
رِزق میں برکت	4	صفر کے متعلق وہمی خیالات کو کیسے دور کریں؟	11
حاجی سے دُعائے مغفرت کروایئے	4	کتاب ”بدشگونی“ کا تعارف	13
ایامِ بِیض کے روزوں کے فضائل	5	چند تاریخی واقعات	14
صفرُ المُظفَّر سے متعلق بے بنیاد باتیں	6	اُمِّ عطار	14

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صَفَر کچھ نہیں

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَفَرُ الْمُظَفَّر کے بارے میں وہمی خیالات کو غَلَط قرار دیتے ہوئے فرمایا: ”لَا صَفَرَ“ صَفَر کچھ نہیں۔

(بخاری، کتاب الطب، باب الجذام، ۴/۲۴، حدیث: ۵۷۰۷)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دِہلوی رَحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: عوام اسے (یعنی صَفَر کے مہینے کو) بلاؤں، حادثوں اور آفتوں کے نازِل ہونے کا وَقْت قرار دیتے ہیں، یہ عقیدہ باطِل ہے اِس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ (اشعۃ اللمعات (فارسی)، ۳/۲۶۴)

گُناہوں کی نحوست بڑھ رہی ہے دم بدم مولیٰ
میں توبہ پر نہیں رہ پارہا ثابت قدم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص97)

978-969-722-139-4
01082101

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net